سورہ نمبر
(۱۷)

سُورَةُ الإِسْرَاء

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

ف۱ سورہ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسرا اور سورہ سبحان بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ سے نَصِیْرًا تک یہ قول قتادہ کا ہے بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچسو تینتیس ۵۳۳ کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں ف۲ منزہ ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے ف۳ محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴ شب معراج ف۵ جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور نے عرض کیا اس لیے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن) ف۶ دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرت انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں نبوت کے بارھویں سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لیجانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہونچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہونچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبریل کا براق لیکر حاضر ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کرکے لیجانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سمٰوٰت کی طرف متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کے نہایت منازل سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کو پہونچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبریل امین کا وہاں معذرت کرکے رہجانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہونچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سمٰوٰت و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کیلیے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے قافلوں کے آنے پر انکی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور انکی تفاصیل سے مملو ہیں ف۷ یعنی توریت ف۸ کشتی میں ف۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جد محترم کے طریقہ پر قائم رہے ف۱۰ توریت ف۱۱ اس سرزمین شام و بیت المقدس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے ف۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہوگے ف۱۳ کے فساد کے عذاب ف۱۴ اور انھوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور محارم

الحزب الرابع · لمنزل الرابع · عشر · منزل ۴

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاَحَدَ عَشَرَ اٰیَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے ۔ اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاکی ہے اسے ف۲ جو اپنے بندے ف۳ کو راتوں رات لے گیا ف۴ مسجد حرام سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

مسجد اقصا تک ف۵ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (۱) وَاٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

وہ سنتا دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا (۲) ؕ ذُرِّیَّةَ مَنْ

ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ اے ان کی اولاد

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (۳) وَقَضَیْنَآ اِلٰى بَنِیْٓ

جنکو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا ف۹ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو بار فساد مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا

عُلُوًّا كَبِیْرًا (۴) فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ

غرور کرو گے ف۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴ ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے

اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا

سخت لڑائی والے ف۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶ اور یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷

مَّفْعُوْلًا (۵) ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ

جسے پورا ہونا پھر ہم نے اُن پر الٹ کر تمہارا حملہ کردیا ف۱۸ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور

بَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا (۶) اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے ف۱۹

(بقیہ از صفحہ ۳۳۷) و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت شعیا پیغمبر علیہ السلام (و بقولے، حضرت ارمیا) کو قتل کیا (بیضاوی وغیرہ) ف۱۵ بہت زور و قوت والے ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کے افواج ہیں یا بخت نصر یا جالوت جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، توریت کو جلایا مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا ف۱۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں ف۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا ف۱۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ ف۱۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔

وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ

اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۱ کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا

اور مسجد میں داخل ہوں ف۳ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۴ اور جس چیز پر قابو پائیں ف۵

تَتْبِيرًا ﴿٧﴾ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۶ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۷ تو ہم پھر عذاب کریں گے

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ

ف۸ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے ف۹

أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا

اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لیے بڑا

كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار

أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۱۰ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۱۱ اور آدمی بڑا

عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا

جلد باز ہے ف۱۲ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۱۳ تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۱۴

آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ

اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ف۱۵ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو ف۱۶ اور ف۱۷ برسوں کی گنتی

السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ إِنْسَانٍ

اور حساب جانو ف۱۸ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرمادی ف۱۹ اور ہر انسان کی

أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ﴿١٣﴾

قسمت ہمنے اس کے گلے سے لگادی ف۲۰ اور اس کے لیے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائیگا

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾ مَنِ اهْتَدَىٰ

ف۲۱ فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنیکو بہت ہے جو راہ پر آیا

ف۱ اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انھیں بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں ف۲ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں ف۳ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں ف۴ اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت ف۵ یا بنی اسرائیل سے اس کو ف۶ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ ف۷ تیسری مرتبہ ف۸ چنانچہ ایسا ہوا اور انھوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور زمانۂ پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لیے ان پر ذلت لازم کر دی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرما دیے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الآیہ ف۹ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے ف۱۰ اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے مال کیلیے اور اپنی اولاد کیلیے اور غصہ میں آکر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لیے بددعائیں کرتا ہے ف۱۱ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا ف۱۲ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یا رب اگر یہ دین اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی ف۱۳ اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنیوالی ف۱۴ یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے ف۱۵ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں ف۱۶ اور کسب و معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو ف۱۷ رات دن کے دورے سے ف۱۸ دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا ف۱۹ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرمادی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت ہے (جمل خازن مدارک وغیرہ) ف۲۰ یعنی جو کچھ اس کیلیے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اسکی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈالدیا جاتا ہے ف۲۱ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا۔

منزل ۴

فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ

وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۲ اور کوئی بوجھ

وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿۱۵﴾

اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی ف۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں ف۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں

عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ

تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کردیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں ف۶ نوح کے بعد

مِن بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿۱۷﴾

ہلاک کردیں ف۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۸

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ

جو یہ جلدی والی چاہے ف۹ ہم اسے اسمیں جلد دیدیں جو چاہیں جسے چاہیں ف۱۰ پھر

جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ أَرَادَ

اس کے لیے جہنم کردیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو

الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم

آخرت چاہے اور اسکی سی کوشش کرے ف۱۱ اور ہو ایمان والا تو اُنھیں کی کوشش

مَّشْكُورًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَ

ٹھکانے لگی ف۱۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں اُن کو بھی ف۱۳ اور ان کو بھی ف۱۴ تمہارے رب کی عطا سے ف۱۵

مَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ﴿۲۰﴾ انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ

اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں ف۱۶ دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی

بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ﴿۲۱﴾ لَّا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ

دی ف۱۷ اور بیشک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے اے سننے والے اللہ کے ساتھ

إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴿۲۲﴾ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا

دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بیکس ف۱۸ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اسکے سوا کسی کو

ف۱ اس کا ثواب وہی پائے گا ف۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اسی پر ف۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا ف۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے ف۵ اور سرداروں ف۶ یعنی تکذیب کرنے والی اُمتیں ف۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے ف۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا ف۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو ف۱۰ یہ ضروری نہیں کہ طالب دنیا کی ہر خواہش پوری کیجائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ اُنمیں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کردیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دنیا میں اسکو اسکی پوری مراد دیدی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اسکے لیے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضل الٰہی سے اسکو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا کیونکہ ف۱۱ اور عمل صالح بجالائے ف۱۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں ایک تو طالب آخرت ہونا یعنی نیت نیک دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسرے ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے ف۱۳ جو دنیا چاہتے ہیں ف۱۴ جو طالب آخرت ہیں ف۱۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال ف۱۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد ف۱۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں ف۱۸ بے یار و مددگار

منزل ۴

ع ۲ ۱۲ ۲

اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ

شہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو

اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا

پہونچ جائیں ف۳ تو اُن سے ہوں نہ کہنا ف۴ اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

بات کہنا ف۵ اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا ف۶ نرم دلی سے اور عرض کر

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ؕ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا ف۷ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا

ف۸ اگر تم لائق ہوئے ف۹ تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور رشتہ داروں کو

الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾

ان کا حق دے ف۱۰ اور مسکین اور مسافر کو ف۱۱ اور فضول نہ اُڑا ف۱۲

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ

بیشک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ف۱۳ اور شیطان اپنے

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

رب کا بڑا ناشکرا ہے ف۱۴ اور اگر تو ان سے ف۱۵ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً

انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ ف۱۶ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا

اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف۱۷

اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بیشک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور ف۱۸ کستا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ؑ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

خوب جانتا دیکھتا ہے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف۱۹ ہم انھیں بھی

ف۲ ضعف کا غلبہ ہو اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں ف۳ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی ہے ف۴ اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لیکر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اسمیں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لیکر کرنا جائز ہے مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے ف۵ یعنی بہ نرمی و تواضع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے برتاؤ کر کہ انھوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انھیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر ف۶ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لیے بندے کو چاہیے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کیلیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہونچانے والی ہے مُردوں کے ایصال ثواب میں بھی اُن کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہذا اس کے لیے یہ آیت اصل ہے مسئلہ والدین کافر ہوں تو اُن کیلیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے حدیث شریف میں ہے والدین کی رضا میں اللہ تعالٰی کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالٰی کی ناراضی ہے دوسری حدیث میں ہے والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لیے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائیگا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زناکار نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانیوالا ف۷ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق ف۸ اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی ف۹ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسن معاشرت مسئلہ اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجا لانا ہے ف۱۰ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ ف۱۱ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے ف۱۲ کہ ان کی راہ چلتے ہیں ف۱۳ تو اس کی راہ اختیار نہ کرنا چاہیے ف۱۴ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے شانِ نزول یہ آیت مہجع و بلال و صہیب و سالم و خباب اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کیلیے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ حیاءً ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بہ ایں انتظار کہ اللہ تعالٰی کچھ بھیجے تو انھیں عطا فرمائیں ف۱۵ یعنی ان کی خوشدلی کیلیے ان سے وعدہ کیجیے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے ف۱۶ یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کیلیے ہل ہی نہیں سکتا ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب بُرا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کیلیے بھی کچھ باقی نہ رہے شانِ نزول ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اسمیں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سخاوت اس انتہا پر پہونچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دیدینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انھوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۱ پر)

منزل ۴

ع ۳ ۸

صاحب فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انھوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرا دی جائے چنانچہ انھوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے۔ اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیب تن تھی وہی اتار کر عطا فرما دی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی۔ شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۶ جسے چاہے اس کے لئے تنگی کرتا اور اس کو ف۱۷ اور ان کے احوال و مصالح کو ف۱۸ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی (بقیہ حاشیہ نیچے ※)

نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ‌ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقۡرَبُوا

روزی دیں گے اور تمہیں بھی بیشک ان کا قتل بڑی خطا ہے اور بدکاری کے

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ

پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ اور کوئی جان جس کی

الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا

حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق مارا جائے تو بیشک ہم نے

لِـوَلِيِّهٖ سُلۡطٰنًا فَلَا يُسۡرِفْ فِّى الۡقَتۡلِ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾

اس کے وارث کو قابو دیا ہے ف۱ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ف۲ ضرور اس کی مدد ہونی ہے ف۳

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے ف۴ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے

وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ‌ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ اِذَا

ف۵ اور عہد پورا کرو ف۶ بیشک عہد سے سوال ہونا ہے اور ناپو تو پورا ناپو

كِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ‌ ؕ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۳۵﴾

اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَلَا تَقۡفُ مَا لَـيۡسَ لَـكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ف۷ بیشک کان اور آنکھ اور دل

كُلُّ اُولٰۤـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا‌ ۚ

ان سب سے سوال ہونا ہے ف۸ اور زمین میں اتراتا نہ چل ف۹

اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰ لِكَ

بیشک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ف۱۰ یہ جو کچھ گزرا

كَانَ سَيِّئُهٗ عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ﴿۳۸﴾ ذٰ لِكَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ

ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے

رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ‌ ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ

رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ف۱۱ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں

ف۱ قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں۔ مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے ف۲ اور زمانہ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے ف۳ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے ف۴ اور وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ ف۵ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہوا اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مدت بلوغ اسی سے تمسک کرکے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) ف۶ اللہ کا بھی بندوں کا بھی ف۷ یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا ابن حنفیہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگا جو تم نہ جانتے ہو ف۸ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا ف۹ تکبر و خود نمائی سے ف۱۰ معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں ف۱۱ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے مَدْحُوْرًا تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں

منزل ۴

※ لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی۔

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ
پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیئے اور اپنے لیے

الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا
فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ف۱ بیشک تم بڑا بول بولتے ہو ف۲ اور بیشک ہم نے

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ
اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ف۳ کہ وہ سمجھیں ف۴ اور اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۵ تم فرماؤ

كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ
اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ

سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ
ڈھونڈ نکالتے ف۶ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری اسکی پاکی بولتے ہیں

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ
ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۷ اور کوئی چیز نہیں ف۸ جو اسے سراہتی ہوئی

بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا
اُسکی پاکی نہ بولے ف۹ ہاں تم اُنکی تسبیح نہیں سمجھتے ف۱۰ بیشک وہ حلم والا بخشنے

غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
والا ہے ف۱۱ اور اے محبوب جب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور اُن میں

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کردیا ف۱۲ اور ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى
غلاف ڈال دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور اُنکے کانوں میں ٹینٹ ف۱۳ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی

الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا
یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لیے

يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ
وہ سنتے ہیں ف۱۴ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں

ف۱ یہ خلاف حکمت بات کس طرح کہتے ہو ف۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے ف۳ دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا ف۴ اور پند پذیر ہوں ف۵ اور حق سے دوری ف۶ اور اس سے برسر مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے ف۷ زبان حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کے قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبان قال سے اور یہی صحیح ہے احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے ف۸ جماد و نبات و حیوان سے زندہ ف۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہٖ ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھانے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا ف۱۰ اختلاف لغات کے باعث یا دشواری ادراک کے سبب ف۱۱ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا ف۱۲ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں شانِ نزول جب آیت تبت یدا نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لیکر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کیلئے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۱۳ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے ف۱۴ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب کے لیے۔

ع ۱۰

منزل ۴

ف۱ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں بعض ساحر بعض کاہن بعض شاعر ف۲ یہ بات انھوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کیے جانے کو انھوں نے بہت بعید سمجھا اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا ف۳ اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرّے انھیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے ف۴ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے ف۵ قبروں سے موقف قیامت کی طرف ف۶ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور سبحانک اللّٰھم وبحمدک کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنیوالا اور مرنے کے بعد اٹھانیوالا ہے ف۷ دنیا میں یا قبروں میں ف۸ ایماندار ف۹ کہ وہ کافروں سے ف۱۰ نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو ارشاد و ہدایت کی ہو کفار اگر بیہودگی کریں تو انکا جواب انھیں کے انداز میں نہ دیا جائے **شانِ نزول** مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انھیں ایذائیں دیتے تھے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور یغفر اللہ کہہ دیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا گیا یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا ف۱۱ اور تمھیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے ف۱۲ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے ف۱۳ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے ف۱۴ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب ف۱۵ زبور کتابِ الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لیکر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کیے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور انکی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کرکے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرضکہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔

قطعہ ای وصفِ تو در کتابِ موسیٰ .:. وی نعتِ تو در زبورِ داؤد .:. مقصود توئی ز آفرینش + باقی بہ طفیلِ تست موجود .:.

منزل ۴

ع ۵ ۱۲ ۵

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا
جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا ف۱ دیکھو انھوں نے تمھیں

لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا
کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پا سکتے اور بولے کیا جب

كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ
ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھیں گے ف۲ تم فرماؤ

كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ
کہ پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمھارے خیال میں بڑی ہو ف۳

فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا

فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى
تو اب تمھاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۴ تم فرماؤ شاید

اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ
نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمھیں بلائے گا ف۵ تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے اور

تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ
ف۶ سمجھو گے کہ نہ رہے تھے ف۷ مگر تھوڑا اور میرے ف۸ بندوں سے فرماؤ ف۹ وہ بات کہیں جو سب سے

اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ
اچھی ہو ف۱۰ بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان آدمی کا

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ
کھلا دشمن ہے تمھارا رب تمھیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱ چاہے تو تمھیں عذاب کرے

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا بنا کر نہ بھیجا ف۱۲ اور تمھارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں میں اور

الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾
زمین میں ہیں ف۱۳ اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی ف۱۴ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی ف۱۵

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ
تم فرماؤ پکارو انھیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے
وَ لَا تَحْوِیْلًا ۵۶ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ
اور نہ پھیر دینے کا ف۱ وہ مقبول بندے جنھیں یہ کافر پوجتے ہیں ف۲ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ
اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ
ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ف۳ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۴ بیشک تمہارے
رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۵۷ وَ اِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ
رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روز قیامت سے پہلے
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ
نیست کردینگے یا اُسے سخت عذاب دیں گے ف۵ یہ کتاب میں ف۶ لکھا
مَسْطُوْرًا ۵۸ وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا
ہوا ہے اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انھیں اگلوں نے
الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ
جھٹلایا ف۷ اور ہم نے ثمود کو ف۸ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو ف۹ تو انھوں نے اس پر ظلم کیا ف۱۰ اور ہم ایسی
بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ۵۹ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ
نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف۱۱ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ف۱۲
وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ
اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا ف۱۳ جو تمھیں دکھایا تھا ف۱۴ مگر لوگوں کی آزمائش کو ف۱۵ اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں
فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ۶۰ وَ اِذْ
لعنت ہے ف۱۶ اور ہم انھیں ڈراتے ہیں ف۱۷ تو انھیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو
قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ
جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۸ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں
لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ۶۱ ۚ قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ؗ
جسے تو نے مٹی سے بنایا بولا ف۱۹ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۲۰

ف۱ شانِ نزول کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مردار کھا گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انھیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انھیں معبود بناتے ہو ف۲ جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ شانِ نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انھیں عار دلائی ف۳ تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے ف۴ کافر انھیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں ف۵ قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے ف۶ لوح محفوظ میں ف۷ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کردیں اور پہاڑوں کو سرزمین مکہ سے ہٹا دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انھوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کرکے نیست و نابود کردیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرکے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کردیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی ف۸ اُن کے حسب طلب ف۹ یعنی حجت واضحہ ف۱۰ اور کفر کیا کہ اس کو من اللہ ہونے سے منکر ہوگئے ف۱۱ جلد آنے والے عذاب سے ف۱۲ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجیے اللہ آپ کا نگہبان ہے ف۱۳ یعنی معائنہ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا ف۱۴ شب معراج بحالت بیداری ف۱۵ یعنی اہل مکہ کی چنانچہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں واقعہ معراج کی خبر دی تو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہوگئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے ف۱۶ یعنی درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اُگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض اُنھوں نے کیا اور قدرت الٰہی سے غافل رہے نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے بلاد ترک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کرلیجاتیں اور جلتی نہ تھیں شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے ف۱۷ دینی اور دنیوی خوف ناک امور سے ف۱۸ تحیت کا ف۱۹ شیطان ف۲۰ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ

منزل ۴
ع ۸ ۶

لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٢﴾
اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ف۱ مگر تھوڑا ف۲
قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً
فرمایا دور ہو ف۳ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلا جہنم ہے بھرپور سزا
مَّوْفُورًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ
اور ڈگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۴ اور ان پر لام باندھ لا
عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَ
اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا ف۵ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۶
عِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِي
اور انھیں وعدہ دے ف۷ اور شیطان انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ف۸
لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾ رَّبُّكُمُ الَّذِي
ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف۹ تمہارا رب وہ ہے
يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ
کہ تمہارے لیے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے کہ ف۱۰ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ تم پر
بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٦٦﴾ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلَّا
مہربان ہے اور جب تمہیں دریا میں مصیبت پہونچتی ہے ف۱۱ تو اس کے سوا جنھیں پوجتے ہیں سب گم ہو جاتے ہیں
إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ
ف۱۲ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہو ف۱۳ اور آدمی بڑا ناشکرا ہے
كَفُورًا ﴿٦٧﴾ أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
کیا تم ف۱۴ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵ یا تم پر
حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ
پتھراؤ بھیجے ف۱۶ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۷ یا اس سے نڈر ہوئے کہ تمہیں دوبارہ
تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم
دریا میں لیجائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے

ف۱ گمراہ کرکے
ف۲ جنھیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے
ف۳ تجھے نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی
ف۴ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو ولعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے
ف۵ یعنی اپنے سب مکر تمام کرلے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے
ف۶ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق اور ممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جنہیں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے
ف۷ اپنی طاعت پر
ف۸ نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل وصلاح

منزل ۴

ف۹ انھیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا
ف۱۰ ان میں تجارتوں کے لیے سفر کرکے
ف۱۱ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے
ف۱۲ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں
ف۱۳ اس کی توحید سے اور پھر انھیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کردیتے ہو
ف۱۴ دریا سے نجات پاکر
ف۱۵ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب اس کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ
ف۱۶ جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا
ف۱۷ جو تمہیں بچا سکے۔

★★★★★

ف۱ اور ہم سے دریافت کرے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں ف۲ عقل و علم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دیکر ف۳ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں ف۴ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں ف۵ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنے میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا وَاَکْثَرُهُمْ کٰذِبُوْنَ اور وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا میں اکثر بمعنی کل ہے لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مؤمن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبول ہیں یہی ان کی سرشت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے ف۶ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انھیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین ف۷ نیک لوگ جو دنیا میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے انکو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ انھیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے ف۸ یعنی ثواب اعمال میں اُن سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائیگی ف۹ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ف۱۰ نجات کی راہ سے کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں تو بہ مقبول ہے اور آخرت میں تو بہ مقبول نہیں ف۱۱ شانِ نزول ثقیف کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اسکو وصول کرلیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اُس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات و عزیٰ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم چاہتے یہ ہیں کہ ہم کو ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہوتا کہ ہم فخر کرسکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہدیجئیگا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲ معصوم کرکے ف۱۳ تم کے عذاب ف۱۴ یعنی عرب سے شانِ نزول مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب ملکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کردیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۱۵ اور جلد ہلاک کردیے جاتے ف۱۶ یعنی جس قوم نے اپنے رسول کو اپنے درمیان سے نکالا ان کے لیے سنت الٰہی یہی رہی کہ انھیں ہلاک کردیا۔

بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
پھر اپنے لیے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱ اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو

بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَ
عزت دی ف۲ اور ان کو خشکی اور تری میں ف۳ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں ف۴ اور

فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ
ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا ف۵ جس دن ہم ہر

أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ
جماعت کو اسکے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۶ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے

كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ
ف۷ اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا ف۸ اور جو اس زندگی میں ف۹ اندھا ہو

فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ
وہ آخرت میں اندھا ہے ف۱۰ اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے

الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ
ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا

خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا
دوست بنالیتے ف۱۱ اور اگر ہم تمہیں ف۱۲ ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا

قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا
جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دوچند موت ف۱۳ کا مزہ دیتے پھر تم

تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ
ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بیشک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ف۱۴ ڈگادیں کہ

لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَن
تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۵ دستور اُن کا

قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ ع أَقِمِ
جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶ اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے

ع ۱۰ منزل ۴ ع ۷/۸

ف۱ اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آگئیں ف۲ اس سے نماز فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قرأت ایک رکن ہے اور جزء سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے تعبیر کیا گیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے ف۳ یعنی فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں ف۴ تہجد کے لئے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نماز تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں نماز تہجد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے مسئلہ تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے اور آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے مسئلہ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے (رد المحتار) ف۵ اور مقام محمود مقام شفاعت ہے اس میں اولین و آخرین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں

ف۶ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام۔ بعض مفسرین نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقت بعث عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ بعض نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنے مناہی سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنیٰ میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصب نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوق واجبہ سے عہدہ برآ فرما۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا اخراج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو۔ یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جبکہ یہ آیت مدنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سیوطی نے قیل فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ف۷ یہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبہ ظاہرہ جس سے میں تیرے دین کو تقویت دوں یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ف۸ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا۔ ف۹ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت و صولت حاصل ہو مگر اس کو پائیداری نہیں اس کا انجام بربادی و خواری ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت نصب کئے ہوئے تھے اور رانگ سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی۔ حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا ف۱۰ سورتیں اور آیتیں ف۱۱ کہ اس سے امراض ظاہرہ اور باطنہ ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے اعتقادات باطلہ اور اخلاق رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ و معارف الٰہیہ و صفات حمیدہ و اخلاق فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی اور شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کر دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں ف۱۲ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں ف۱۳ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر و دعا اور اطاعت و ادائے شکر سے ف۱۴ یعنی تکبر کرتا ہے ف۱۵ کوئی شدت و ضرر اور کوئی فقر و حادثہ تو تضرع و زاری سے دعا کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا ف۱۶ مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابت و دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے۔ ف۱۷ ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات شریف و طاہر ہے اس سے افعال جمیلہ و اخلاق پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعال خبیثہ ردیہ سرزد ہوتے ہیں ف۱۸ قریش مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ

ع ۹

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ إِنَّ قُرْاٰنَ
نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک ف۱ اور صبح کا قرآن ف۲ بیشک صبح کے
الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ
قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ف۳ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے ف۴
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِيْ
قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ف۵ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لیجا ف۶ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار
سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ إِنَّ الْبَاطِلَ
غلبہ دے ف۷ اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف۸ بے شک باطل کو
كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ
مٹنا ہی تھا ف۹ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز ف۱۰ جو ایمان والوں کے لیے شفا
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا
اور رحمت ہے ف۱۱ اور اس سے ظالموں کو ف۱۲ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر
عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ
احسان کرتے ہیں ف۱۳ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۴ اور جب اسے برائی پہنچے ف۱۵ تو نا امید
يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ
ہو جاتا ہے ف۱۶ تم فرماؤ سب اپنے کینڈے[1] پر کام کرتے ہیں ف۱۷ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ
أَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
راہ پر ہے اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے
أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا
حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا ف۱۸ ف۱۹ اور اگر ہم چاہتے تو
لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾
یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لیجاتے ف۱۹ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ تمہارے لیے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا

تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق و امانت میں کمزور نہ پایا۔ کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے۔ یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے اس مطلب کے لئے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں۔ وہ تین سوال یہ ہیں:۔ (۱) اصحاب کہف کا واقعہ۔ (۲) ذوالقرنین کا واقعہ اور (۳) روح کا حال۔ چنانچہ قریش نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کئے آپ نے اصحاب کہف ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان کر دیئے اور روح کا معاملہ ابہام میں رکھا جیسا کہ توریت میں مبہم رکھا گیا تھا۔ قریش یہ سوال کر کے نادم ہوئے اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقت روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے۔ جواب دونوں کا ہو گیا اور آیت میں یہ بھی بتا دیا گیا کہ مخلوق کا علم علم الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ مَآ اُوْتِيْتُمْ کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو ف۱۹ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دیتے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے۔

[1] کینڈے۔ طریقے

ف١ کہ قیامت تک اسکو باقی رکھا اور ہر تغییر و تبدل سے محفوظ فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھا لیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جبتک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے
ف٢ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اسکو باقی و محفوظ رکھا اور آپکو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود عطا فرمایا ف٤ بلاغت اور حسنِ نظم و ترتیب اور علوم غیبیہ و معارف الٰہیہ میں سے کسی کمال میں
ف٣ شانِ نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے انکی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم ملکر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کی مثل لاسکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کر سکے ف٥ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا ف٦ شانِ نزول جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات واضحات نے حجت قائم کر دی اور کفار کیلیے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو غلط میں ڈالنے کیلیے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انھوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائینگے مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا حضور تشریف لائے تو انھوں نے کہا کہ ہم نے آپکو اسلیے بلایا ہے کہ آج گفتگو کرکے آپسے معاملہ طے کر لیں تاکہ ہم پھر آپکے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کیے ہوں جو آپنے کیے ہیں آپنے ہمارے باپ دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانشمندوں کو کم عقل ٹھہرایا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کردی کوئی برائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کر دیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمھیں اپنا سردار بنالیں اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمھیں بادشاہ تسلیم کرلیں یہ سب باتیں کرنیکے لیے ہم تیار ہیں اور اگر تمھیں کوئی دماغی بیماری ہوگئی ہے یا کوئی خلش ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اسمیں جسقدر خرچ ہو اٹھائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انمیں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت و سرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھپر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمھیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمھیں اپنے رب کا پیام پہونچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کرونگا اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کرونگا اسپر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجیے اور میدان صاف نکال دیجیے اور نہریں جاری کر دیجیے اور ہمارے مرے ہوے باپ دادا کو زندہ کر دیجیے ہم اُن سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہدینگے تو ہم مان لینگے حضور نے فرمایا میں ان باتوں کیلیے نہیں بھیجا گیا جو پہونچانے کیلیے میں بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہونچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کرونگا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کرکے ایک فرشتہ بلوا لیجیے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لیے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجیے فرمایا کہ میں اس لیے نہیں بھیجا گیا میں بشیر نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اسپر کہنے لگے تو ہمپر آسمان گرا دیجیے اور بعضے انمیں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جبتک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیے اسپر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبد اللہ بن اُمیہ آپکے ساتھ اُٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤنگا جبتک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لیکر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانونگا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اسقدر ضد اور عناد میں ہیں اور انکی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپکو انکی حالت پر رنج ہوا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف٧ جو ہمارے سامنے تمہارے صدق کی گواہی دیں ف٨ میرا کام اللہ کا پیام پہونچا دینا ہے وہ میں نے پہونچا دیا اب جسقدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کیلیے درکار ہیں آئے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا حجت ختم ہوگئی اب یہ سمجھ لو کہ رسول کو انکار کرنا اور آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب کرنیکا کیا انجام ہوتا ہے ف٩ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور انکے منصب نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے معترف اور معترف نہ ہوئے یہی انکے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اسپر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے ف١٠ وہی اس میں بستے۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّئِنِ
مگر تمہارے رب کی رحمت ف١ بے شک تم پر اس کا بڑا فضل ہے ف٢ تم فرماؤ
اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ ف٣ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ
اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو ف٤ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے
هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾ وَ
اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا ف٥ اور
قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾ اَوْ
بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ف٦ یا
تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا
تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو
تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ
یا تم ہم پر آسمان گرادو جیسا تم نے کہا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ
وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى
اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف٧ یا تمہارے لیے طلائی گھر ہو یا تم
فِي السَّمَاۗءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ
آسمان میں چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جبتک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ ع وَمَا مَنَعَ النَّاسَ
تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف٨ اور کس بات نے لوگوں کو
اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
ایمان لانے سے روکا جب اُن کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول
رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰۗىِٕكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّيْنَ
کر بھیجا ف٩ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے ف١٠ چین سے چلتے

لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا
تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اُتارتے ف۱ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ
میرے تمہارے درمیان ف۲ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی
الْمُهْتَدِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ
راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ف۳ تو اُنکے لیے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۴ اور ہم اُنھیں
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا
قیامت کے دن انکے منہ کے بل ف۵ اُٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ف۶ انکا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی
خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ﴿٩٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَ
بجھنے پر آئیگی ہم اسے اور بھڑکا دینگے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور
قَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٩٨﴾
بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بنکر اُٹھائے جائیں گے
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ
اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۷ ان لوگوں کی
أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ
مثل بنا سکتا ہے ف۸ اور اس نے ان کے لیے ف۹ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جسمیں کچھ شبہہ نہیں تو ظالم
إِلَّا كُفُورًا ﴿٩٩﴾ قُلْ لَوْ أَنْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَأَمْسَكْتُمْ
نہیں مانتے بے ناشکری کیے ف۱۰ تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۱۱ تو اُنھیں بھی روک
خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ
رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو
تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ
نو روشن نشانیاں دیں ف۱۲ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۱۳ اُنکے پاس آیا تو اس سے
فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ
فرعون نے کہا اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا ف۱۴ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۱۵

النصف

ف۱ کیونکہ وہ انکی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بیجا ہے
ف۲ میرے صدق و ادائے فرض رسالت اور تمہارے کذب و عداوت پر
ف۳ اور توفیق نہ دے
ف۴ جو اُنھیں ہدایت کریں
ف۵ گھسٹتا
ف۶ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے بنے رہے ایسے ہی اٹھائے جائیں گے
ف۷ ایسے عظیم و وسیع وہ
ف۸ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں
ف۹ عذاب کی یا موت و بعث کی
ف۱۰ باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونیکے

منزل ۴

ف۱۱ جن کی کچھ انتہا نہیں
ف۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ ہیں عصا ید بیضا وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو حل فرمایا دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا طوفان ٹیڑی گھن مینڈک خون ان میں سے چھ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا
ع ۱۱ / ۷ / ۱۱
ف۱۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام
ف۱۴ یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا نہ رہی یا مسحور ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمے ہیں اسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
ف۱۵ اے فرعون معاند۔

★★★★★

مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ
کہ انہیں نہ اتارا مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف١ اور

لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ
میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف٢ تو اس نے چاہا کہ ان کو ف٣ زمین سے

الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿١٠٣﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ
نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو سب کو ڈبو دیا ف٤ اور اس کے بعد ہم نے

لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو ف٥ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ف٦

جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے ف٧ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کیلئے اترا ف٨ اور ہم نے

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰی
تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے ف٩ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر

مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِیْنَ
ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف١٠ اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ف١١ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف١٢ بیشک وہ جنہیں

اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾
اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف١٣ جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں

وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَ
اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف١٤ اور

یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا
ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں ف١٥ روتے ہوئے اور یہ قرآن انکے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ف١٦ تم فرماؤ

اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا
اللہ کہکر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں ف١٧ اور اپنی

تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿١١٠﴾
نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ف١٨

ف١ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے ف٢ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا ف٣ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی ف٤ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی ف٥ یعنی زمین مصر و شام میں (خازن و قرطبی) ف٦ یعنی قیامت ف٧ موقف قیامت میں پھر سعداء اور اشقیاء کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دینگے ف٨ شیاطین کے خلط سے محفوظ رہا اور کسی تغیر نے اسمیں راہ نہ پائی تبیان میں ہے کہ حق سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے فائدہ آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کیلئے عمل مجرب ہے موضع مرض پر ہاتھ رکھکر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین قارورہ لیکر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرض علاج گئے راہ میں ایک صاحب ملے نہایت خوش رو و خوش لباس ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی انہوں نے فرمایا کہاں جاتے ہو ان لوگوں نے کہا ابن سماک کا قارورہ دکھانے کیلئے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں انہوں نے فرمایا سبحان اللہ اللہ کے ولی کے لیے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو قارورہ پھینکو واپس جاؤ اور انسے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے ان صاحبوں نے واپس ہو کر ابن سماک سے واقعہ بیان کیا انھوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے فوراً آرام ہو گیا اور ابن سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ السلام ف٩ تیس سال کے عرصہ میں ف١٠ تاکہ اس کے مضمون بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں ف١١ حسب اقتضائے مصالح وحوادث ف١٢ اور اپنے لیے نعمت آخرت اختیار کرو یا عذاب جہنم ف١٣ یعنی مؤمنین اہل کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرف اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ف١٤ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائینگے ف١٥ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے ف١٦ مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوف الٰہی سے روئے

السجدة

ف١٧ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمٰن فرماتے رہے ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو ف١٨ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بآسانی سن لیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرأت بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جس پر نازل ہوا ان سب کو گالیاں دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

منزل ٤

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی

اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لیے بچہ اختیار نہ فرمایا ف۱ اور بادشاہی میں کوئی اسکا

الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾

شریک نہیں ف۲ اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں ف۳ اور اس کی بڑائی بولنے تکبیر کہو ف۴

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ وَّ اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ کہف مکی ہے۔ اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

ف۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے ف۲ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں ف۳ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اسکو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو ف۴ حدیث شریف میں ہے روزِ قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فائدہ اس آیت کا نام آیۃ العز ہے بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سکھائی جاتی تھی

۱۲ ع ۱۱ ۱۲

منزل ۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بنی اسرائیل کہف، مریم، طٰہٰ اور سورہ انبیا کے بارے میں فرمایا کہ یہ (سورتیں) اولین عمدہ ترین سورتیں ہیں اور وہ مجھے پہلے ہی سے حفظ ہیں۔(عمدۃ القاری، باب تالیف القرآن، ص:۲۲، ج:۲۰، بخاری ص:۷۴۷، ج:۲)

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سورتوں کو اس لیے افضل قرار دیا ہے کہ ان سورتوں کا افتتاحیہ عجیب شان رکھتا ہے اور اولین اس لیے فرمایا کہ یہ پہلے نازل ہوئیں، چناں چہ یہ سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھیں یا اس لیے کہ یہ جلد یاد ہوجاتی ہیں۔(عمدۃ القاری، ص:۲۲، ج:۲۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **بنی اسرائیل** اور **زمر** پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے۔

(در منثور، ص:۱۳۶، ج:۴، امام احمد ترمذی، ص۱۷۶، ج:۲، نسائی حاکم وابن مردویہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح یا شام کو آیت قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن سے اخیر سورہ **اسرا** تک پڑھے گا اس کا دل اس دن یا اس رات میں نہ مرے گا۔(کنز العمال، ص:۱۴۳، ج:۱)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور